کو اجازت دیتا ہوں کہ تمہیں بیعت کریں۔ بس اس کے بعد علماء اور عوام نے شاہ جی کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسی جلسہ میں آپ کو امیر شریعت منتخب کیا گیا۔ شاہ جی فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک میں ہاتھ دیا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ آسمان ٹوٹ پڑا ہے۔ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ اور پورے جسم میں بجلی دوڑ گئی۔ اس کے بعد کچھ اور ہی کیف تھا جب کبھی حضرت شاہ جی سے میری ملاقات ہوتی تو وہ حضرت مرشد انور شاہ ہی کا ذکر فرماتے رہتے اور آب دیدہ ہو جاتے۔ اب دونوں پروردگار عالم کو پیارے ہو گئے

اللھم ادخلھما فی الجنتہ وارحمھما رحمتہ واسعۃ۔ امین۔

جانباز مرزا

سرزمین ملتان سے

اے شہنشاہوں کی بستی، اولیاؤں کے دیار
ذرّے ذرّے پر ہے تیرے رحمتِ پروردگار

ہر خزاں کے دور میں قائم رہی تیری بہار
تیرے دامن میں ہیں اب بھی نیک بندوں کے مزار

تو شہیدوں کی ہے مٹی، تو امانت دار ہے
تیری اک تاریخ ہے اور تیرا اک کردار ہے

آج پھر پہلو میں تیرے ہے عطاء اللہ شاہ
جو امیر وقت تھا، ڈرتے تھے جس سے کج کلاہ

ہاں کہ وہ باغی رہا، برطانوی سرکار کا
وہ محافظ تھا وقارِ احمدِ مختار کا

ہے یہی دارو رسن نے آزمایا تھا جسے
آئینِ افرنگ نے باغی بنایا تھا جسے

یہ خزانہ دفن کرتے ہیں تمہاری خاک میں
تاکہ یہ محفوظ رہ جائے زمینِ پاک میں

یہ امانت قوم کی، اور سیدِ احرار ہے
حشر تک ہے تجھ میں یہ، تو اس کی چوکیدار ہے

دیکھنا ضائع نہ ہو جائے وطن کا بانکپن
داغ تک آنے نہ پائے اور نہ ہو میلا کفن

قبر کی مٹی سے کہہ دو، لحد کو آواز دو
با ادب آئیں فرشتے، روک دیں حشرات کو

پاک رہنا چاہیئے محشر تلک تیرا ضمیر
سو رہا ہے تیرے دامن میں شریعت کا امیر